خط نمبر ۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میرے دل میں ایک تحریک ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ تحریک میرے خیال میں ایک نہایت نیک تحریک ہے۔ اس لئے میں اُسے اللہ تعالےٰ ہی کیطرف سے سمجھتا ہوں۔ کیونکہ تمام نیک تحریکوں کا سرچشمہ وہی ذات والاصفات ہے۔ وہ تحریک یہ ہے۔ کہ میں آپ کو ایک سلسلہ خطوط کے ذریعے حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کے دعاوی کے متعلق توجہ دلاؤں۔ ہدایت تو صرف خدا کا کام ہے۔ نبی کریمؐ کو ارشاد ہوتا ہے۔ انک لا تہدی من احببت۔ تو میں کون اور میری بساط کیا! مگر خداوند کریم سے دُعا ہے۔ کہ وہ آپ کی آنکھوں کو کھولے۔ اور سینہ کو فراخ کرے۔ تا آپ دیکھیں۔ کہ دنیا جسے ایک حقیر پتھر سمجھ کر پھینک رہی ہے۔ وہ ایک چمکدار ہیرا ہے۔ جو جس کے ہاتھ میں جائے گا اُسے دنیا و مافیہا سے غنی کر دے گا۔

سب سے پہلی بات جو میں آپ سے کہنی چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معہود ہونیکا کوئی معمولی دعوےٰ نہیں۔ بلکہ بوجہ ان الفاظ کے جو قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور گذشتہ انبیاء کے اقوال میں مسیحؑ اور مہدیؑ کی نسبت استعمال کئے گئے ہیں۔ اس دعوےٰ کو ایک اہمیّت حاصل ہے۔ جو اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔ لہٰذا ضروری ہوا۔ کہ جب کوئی مسلمان کہلانے والا انسان اس دعوے کو سُنے۔ تو بے توجہی سے کام نہ لے۔ بلکہ اس کے پرکھنے کیطرف متوجہ ہو۔ کیونکہ بغیر کافی غور و فکر کے انکار کر دینا مومنانہ احتیاط سے بعید ہے۔ قربان جائے آدمی محمد مصطفےٰؐ کی ذات پر۔ کہ کس درجہ ہم کو احتیاط سکھائی ہے۔ ایک دفعہ گلی میں آپؐ نے ابن صیاد کو

جو یہودی تھا۔ کھڑا دیکھا۔ آپؐ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کہ تو مانتا ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اُس نے کہا۔ ہاں تو عربوں کا رسول ہے۔ مطلب یہ کہ خدا کا نہیں ہے۔ یہ جواب دے کر اُس نے نبی کریمؐ سے پُوچھا۔ کہ تو مجھے مانتا ہے۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ کیا ہی پاک الفاظ تھے۔ جو آپؐ نے جواب میں فرمائے۔ فرمایا۔ میں اللہ کے سب رسولوں کو مانتا ہوں۔ سُبحَانَ اللّٰہ محمد رسول اللہ جیسے انسان سے ایک کافر اپنی رسالت منواتا ہے۔ مگر آپؐ یہ نہیں کہتے۔ کہ تو جھوٹا ہے۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ کہ ہاں میں اللہ کے سب رسولوں کو مانتا ہوں۔ یہ ہے احتیاط۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سکھائی۔ مگر مُسلمان ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا دعوےٰ سُنتے ہی کافر اور دجّال کا فتوےٰ لگا دیتے ہیں۔ آپ غور فرماویں۔ کہ اگر مرزا صاحب کا دعوےٰ سچّا ہے۔ تو پھر اُن کا انکار خدا کی نظر میں پسندیدہ امر ہرگز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ضرور مخالفت کرنے والا یا خاموشی اختیار کر کے ایسے عظیم الشان دعوے کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والا قیامت کے دن الٰہی مواخذہ کے نیچے ہوگا۔ یہ ایک موٹی سی بات ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ نے ایک شخص کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور فرما کر بھیجا ہے۔ اور اُس پر ایمان لانے کو ہر فرد بشر کے لئے فرض وواجب قرار دیا ہے۔ تو پھر عقل انسانی ایسی بات کو ہرگز ہرگز قبول نہیں کرتی۔ کہ اس کے ماننے والے اور نہ ماننے والے خدا کے حضور ایک درجہ پر ہوں۔ اسی طرح میں یہ بھی کہتا ہوں۔ کہ اگر مرزا صاحب کا دعوئ نعوذ باللہ جھُوٹا ہے۔ اور اُنہوں نے اللہ تعالےٰ پر افترا کیا ہے۔ تو گو قرآن کریم کی تعلیم کی رُو سے جھُوٹے مدعی کو خلوص نیت سے سچا جاننے والا ایسے نقصان میں نہیں ہے۔ جس میں کہ سچّے کو جھُوٹا جاننے والا ہے۔ مگر پھر بھی ایسی حالت میں مرزا صاحب کو ماننا اور اُن کے ساتھ تعلق رکھنا ٹوٹے اور گھاٹا پانے کی راہ ہے اس لئے ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ اُن کے معاملہ میں جلدی نہ کرے۔ اور اپنی زبان اور قلم کو اس وقت تک تھامے رکھے۔ جبتک پُوری تحقیقات اور غور اور دُعا کے بعد اس پر مدعی کی صداقت یا کذب کے متعلق پُورا انکشاف نہ ہو جاوے۔ میں دوبارہ عرض کرتا ہوں۔ کہ کسی شخص کا مامور من اللہ ہونیکا دعوےٰ دو حالتوں سے خالی نہیں ہے۔ یا تو وہ شخص جھوٹا ہے۔ اور محض افترا کے طور پر اپنے نفس کی بنائی ہوئی بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ تو ایسی صورت میں اس کا ساتھ دینا ضلالت کی راہ ہے۔ اور یا وہ سچا

ہے۔ اور واقعی اللہ تعالےٰ نے اُسے مامور بنا کر لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے تو اس صورت میں اس کا انکار ضرور خدا کے غضب کو بھڑکانے والا ہوگا۔ معمولی عدالتوں کی طرف سے ایک ادنےٰ حیثیت کا چپڑاسی جب سمن لیکر آتا ہے۔ تو اس کے ساتھ نہ ہو لینے والا قانونی مواخذہ کے نیچے ہوتا ہے۔ تو کیا شہنشاہ ہر دو عالم کی عدالت ہی ایسی رہ گئی ہے۔ کہ اُس کے پیغامبر کی آواز پر کان نہ دھرنے والا بغیر کسی پرسش کے چھوڑا جائیگا

پس ہر مسلمان کہلانے والے انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ سوچے۔ کہ کیا اُس نے حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں کماحقہ غور و فکر کر لیا ہے۔ اور کیا اس کا دل اپنی تحقیقات پر مطمئن ہے۔ آپ خدارا کسی الگ جگہ تنہائی میں بیٹھ کر دنیا کے خیالات سے الگ ہو کر سوچیں۔ کہ کیا آپ اس فرض سے سبکدوش ہو چکے ہیں؟ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ بغیر سوچے سمجھے ہماری بات مان لی جاوے۔ بلکہ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ جب ایک شخص کے مونہہ سے اتنا عظیم الشان دعویٰ سنتے ہیں۔ تو کیوں لوگوں کے دل خوف سے نہیں بھر جاتے۔ کیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے صریح الہام کیا ہے۔ کہ مرزا جھوٹا ہے؟ اگر الہام کیا ہے۔ تو اُنکا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ہم کچھ نہیں کہتے لیکن اگر اللہ تعالےٰ نے الہام نہیں کیا۔ اور ضرور نہیں کیا۔ تو پھر کامل غور و فکر سے کام لینا ہر ایک مدعی اسلام کا فرض ہے۔ خدارا بتاؤ۔ کہ عقل انسانی مرزا صاحب کے دعوے میں سچ اور جھوٹ دونوں پہلوؤں کا امکان مانتی ہے۔ کہ نہیں ظاہر ہے۔ کہ مانتی ہے۔ اور ضرور مانتی ہے۔ تو ابھی وقت ہے۔ سوچو اور غور کرو۔ کہ کیا لوگ ایک صادق کو بغیر کامل تحقیقات کے کاذب تو نہیں ٹھہرا رہے۔ علمائے اسلام کے کفر کے فتوے کسی کے رستے میں روک نہیں ہونے چاہئیں۔ کیونکہ مسیح ناصری کو بھی اُس کی قوم کے علماء نے کافر ٹھہرایا لیکن آخر وہی صادق نکلا۔ اور دشمن ذلیل و خوار کئے گئے۔ پھر میں پوچھتا ہوں کہ کیا کوئی ایسا مجدد بھی اسلام میں گذرا ہے جسکو علمائے وقت نے کافر نہ قرار دیا ہو۔ کیا آپ کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یاد نہیں۔ کہ میری اُمت کے علماء یہودیوں کے قدم بقدم چلینگے۔ اور مسیح پر کفر کے فتوے لگائینگے۔ سوچا ہے۔ کہ یہ کفر کے فتوے آپ کو تحقیقات سے نہ روکیں۔ کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پیشتر پاک محمد نبیوں کا سردار انہی کو مسیح کے صدق کی ایک نشانی قرار دے چکا ہے

بعض لوگ تحقیقات کرنے سے اس وجہ سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ کہ اُنکے خیال میں مرزا صاحب

بعض ایسی باتیں کہتے ہیں۔ کہ جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ گو مجھے امید نہیں۔ کہ آپ کے راستے میں ایسی کمزور وجہ روک ہو سکتی ہے۔ مگر تاہم اس کا ازالہ بھی کئے دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ **مُصلح** صرف فساد ہی کے وقت آتا ہے۔ جب دنیا کے لوگ صحیح عقاید پر قائم ہوں۔ اور سیدھے راستے پر چل رہے ہوں۔ اُس وقت **مُصلح** نہیں مبعوث کیا جاتا ہے۔ **لہٰذا** ضرور ہے۔ کہ وہ لوگوں کے بعض عقاید کے خلاف آوازہ اُٹھائے۔ اگر اُس نے وہی آکر کہنا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ تو پھر اُس کے آنے کا فائدہ ہی کیا ہوا۔ پس صرف اس وجہ سے توجہ کرنے سے انکار کر دینا کہ مرزا صاحب بظاہر بعض باتیں اسلامی عقاید کے خلاف کہتے ہیں۔ عقلمندی کی راہ نہیں۔ جب مرزا صاحب کا مصلح ہونیکا دعویٰ ہی ظاہر کر رہا ہے۔ کہ لوگ بعض ایسی باتوں کو اسلامی عقاید تصوّر کرنے لگ گئے ہیں۔ جو دراصل اسلامی نہیں ہیں۔ تو پھر اس بات کے معنے ہی کیا ہوئے۔ کہ ہم اس واسطے مرزا صاحب کی بات نہیں سُنتے۔ کہ وہ ہمارے عقاید کے خلاف بیان کرتے ہیں۔

قرآن شریف کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ پکارنیوالے کی آواز پر کان دھرنا انسان کا فرض ہے۔ اور پھر جب الٰہی فرمان کے ماتحت خلوص نیّت کے ساتھ انسان تحقیقات شروع کر دے۔ تو اللہ تعالےٰ کا حتمی وعدہ ہے۔ کہ اُسے سیدھا راستہ دکھایا جاوے گا۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

آپ براہ مہربانی میرے اس خط پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور اگر آپ کی طبیعت تحقیق کی طرف راغب ہو۔ تو مجھے اطلاع دینے کی تکلیف گوارا فرماویں۔ میں انشاء اللہ حسب توفیق آپ کو بتاؤنگا۔ کہ اسلامی طریق پر تحقیقات کرنے کی کونسی راہ ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ فقط

آپ کا خیر خواہ

خاکسار محمد فخر الدین ملتانی مہتمم احمدیہ بک ایجنسی قادیان نے مطبع رفاہ عام سٹیم پریس امرتسر باہتمام شیخ عبدالعزیز صاحب منیجر چھپوایا